مختصر کتاب شعب الایمان یعنی

ایمانی شعبے

ہر نمبر کو پڑھیئے اور اپنی ایمانی سطح کا جائزہ لیجئے!

قرآن وحدیث سے ماخوذ، دل وزبان اور اعضائے بدن سے تعلق رکھنے والے
ایمان کے اُناسی (۷۹) شعبوں کا مختصر مجموعہ دین کے پانچ شعبوں کی ترتیب پر

تالیف : أستاذ ابراهیم بن عایش الحمد
مشرف دار التمسک بالسنۃ مدینہ منورہ

ترجمہ : محمد جاوید اشرف مدنی ندوی، مدینہ منورہ

مختصر کتاب شعب الایمان

یعنی

ایمانی شعبے

قرآن وحدیث سے ماخوذ

دل وزبان اوراعضائے بدن سے تعلق رکھنے والے

ایمان کے اُناسی (79) شعبوں کا مجموعہ، دین کے پانچ شعبوں کی ترتیب پر؛

تاکہ ایمان والوں کو دین کے ہر شعبے میں، اپنی ایمانی سطح کا محاسبہ کرنا آسان ہوجائے۔

تالیف

أستاذ ابراهيم بن عايش الحمد

مشرف دار التمسک بالسنة مدينه منوره

ترجمه

محمد جاوید اشرف مدنی ندوی، مدینہ منورہ

حرا پبلی کیشن، پنویل، نئی بمبئی

تفصیلات

نام کتاب	:	ایمانی شعبے
تصنیف	:	استاذ ابراہیم بن عایش الحمد، مدینہ منورہ
مترجم	:	مفتی محمد جاوید اشرف مدنی ندوی
زیرِ اہتمام	:	حضرت حاجی شکیل احمد صاحب، مدظلہ العالی
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
بارِ اشاعت	:	اول
ناشر	:	حرا پبلی کیشن، پنویل، نئی بمبئی
قیمت	:	MRP. ₹ 80/- (اسّی روپئے)

ملنے کے پتے

● ادارۂ اسلامیات

(۳۶ر محمد علی روڈ، ممبئی ۳، انڈیا) Ph: 022-23435243

● اسلامک بک سینٹر

(ترمبو کمپلکس، دودھ گنگا روڈ، کرن نگر، سری نگر، کشمیر) Ph: 09906786452

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرا پبلکیشن

تعارف... مقاصد... سرگرمیاں

"**حرا پبلکیشن**" کسی کی ذاتی مِلک نہیں، بل کہ یہ ادارہ "**وقف للّٰہ**" ہے۔

ادارے کا مقصد یہ ہے کہ:

۱۔ علمائے حق کی ضخیم کتابوں سے امت کی دینی ضرورت کے مطابق چھوٹے کتابچے تیار کئے جائیں تا کہ ہر ایک کے لیے خریدنا اور پڑھنا دونوں آسان ہو۔

۲۔ امت کی دینی ضرورت کے مطابق، عام فہم کتابیں مختلف زبانوں میں شائع کی جائیں، تا کہ دینی بیداری کے ساتھ ساتھ، دین کے تمام شعبوں کا علم حاصل کرنا بھی ہر ایک کے لیے آسان ہو سکے۔

"**حرا**" کی کتابیں طباعت کے اعلیٰ معیار کے مطابق، عمدہ کاغذ اور خوبصورت سے خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں، تا کہ دینی کتابوں کا باطنی اور ظاہری حسن دونوں باقی رہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ "**حرا پبلکیشن**" کی کتابیں عوام وخواص میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جارہی ہیں، معیاری طباعت کی وجہ سے کتابیں کچھ مہنگی تو ضرور ہوتی ہیں، مگر اہلِ ذوق پسند کرتے ہیں اور اہلِ دل دعائیں دیتے ہیں۔

گزارش ہے کہ آپ بھی "**حرا**" کی کتابیں خریدیں، خود پڑھیں، علماء کرام اور پڑھنے والے دوست و احباب کو ہدیۃً پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ادارے کو ہر شر سے بچا کر ہر طرح کی ترقیات سے نوازے اور تمام معاونین کے لیے دنیا وآخرت کا ذخیرہ بنائے۔

احبابِ حرا

فہرست مضامین

معاشرت

اخلاقیات

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی مدظلہ العالی، استاذ دارالعلوم، دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم امّا بعد!

اس کائنات کی سب سے قیمتی دولت ایمان ہے۔ ایمان سے سرفراز ہونا، ایمان پر باقی رہنا، اور ایمان ہی کے ساتھ دنیا سے چلے جانا سب سے بڑی نعمت اور عظیم سرمایہ ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں سب سے زیادہ اہتمام، ایمان ہی کا کیا گیا ہے۔ علمائے امت نے ہر دور میں اپنی توجہات کا سب سے اولین مرکز ایمان ہی کو بنایا ہے۔ محدّثین، فقہاء، صوفیا اور مصلحینِ امت نے ایمان کے موضوع پر، مفصّل اور مختصر ہر طرح کی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ان ہی کتابوں میں "**استاذ ابرھیم بن عایش الحمد**" کی بہترین تصنیف "مختصر کتاب شعب الایمان" ہے، جس کا بڑا دل نشین ترجمہ جناب مولانا محمد جاوید اشرف مدنی ندوی صاحب نے کیا ہے۔ انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ مذکورہ ترجمہ کو "ایمانی شعبے" کے نام سے محترم ومکرم جناب الحاج شکیل احمد صاحب مدظلہ طبع کرا رہے ہیں۔

تھانوی سلسلے کی تیسری کڑی الحاج شکیل احمد صاحب مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے صاحبِ دل ہونے کے ساتھ ساتھ، امت کے غم میں تڑپنے والا دلِ دردمند بھی عنایت فرمایا ہے۔ وہ ہمیشہ اس فکر میں غلطاں رہتے ہیں کہ امت کو اپنے رب سے کیسے جوڑا جائے۔ اس کتاب کی اشاعت بھی اسی فکر و درد کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کے شروع میں "**اپنی بات**" کے عنوان سے حاجی صاحب کی ایک قیمتی تحریر ہے، جس میں ایمان کی عظمت، علمائے ربانیین کی قدر و قیمت، نیز ایمان کی حفاظت اور ایمان کو برباد کرنے والی چیزوں سے اجتناب کے سلسلے میں بڑی مؤثر باتیں آگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس ایمانی پیش کش کو قبول فرمائیں، نیز ان کی عمر اور فیوض و برکات کو مزید سے مزید تر فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

راشد محمد راشد اعظمی

دارالعلوم دیوبند، ۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ

اپنی بات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ

ایمان کی حقیقت... ایمان اور اعمال کے درمیان ربط... اور احادیث میں ایمان کے مختلف شعبوں کی تفصیل... یہ سب علمی نوعیت کی باتیں ہیں، جن پر علمائے کرام نے تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس موضوع پر کوئی تحقیقی گفتگو کرنا، نہ مجھے زیب دیتا ہے اور نہ میں اس کا اہل ہوں۔

یہ تو بس اللہ سبحانہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں جب دعوت وتبلیغ کی محنت سے منسلک ہوا تو اللہ کے راستے میں نکل کر، صبح وشام، بار بار، ایسی باتیں سننے اور کہنے کا موقع ملا جس سے ایمان کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت دل کے اندر بیٹھتی چلی گئی۔ مثلاً یہ جملے بار بار کہتا اور سنتا رہا کہ

(۱) ایمان اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے خزانے کی سب سے قیمتی نعمت ہے۔

(۲) کسی کو دنیا کی ساری نعمتیں مل جائیں اور ایمان نہ ملے، تو وہ ناکام ہے، اور جس کو ایمان مل جائے، اگرچہ دنیا کی بہت سی نعمتوں سے محروم رہے، تو وہ کامیاب ہے۔

(۳) ایمان کے بغیر نہ جنت مل سکتی ہے، نہ دوزخ سے بچا جاسکتا ہے، یعنی جنت میں جانے کے لیے بھی ایمان شرط ہے اور دوزخ سے بچنے کے لیے بھی ایمان شرط ہے۔ وغیرہ وغیرہ

سچ ہے کہ ایمان کی باتیں کہنا اور سننا فائدے سے کبھی خالی نہیں ہوتا، چناں چہ ان باتوں سے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی رہی اور کامل ایمان کے حصول کا جذبہ اور ایمانی تقاضوں پر عمل کا داعیہ شدید سے شدید تر ہوتا گیا۔

اللہ کے راستے میں نکلنے کے بعد جب ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اہمیت کا کچھ اندازہ ہوا تو علمائے کرام اور دینی کتابوں سے رجوع کیے بغیر چارۂ کار نہ تھا۔ علمائے کرام سے ملاقاتیں کرتا رہا، اور دین وایمان کے بارے میں پوچھتا رہا۔ بہت پوچھا، ایمان کے بارے میں پوچھا، اعمال کے بارے میں پوچھا؛ بل کہ دین کے ہر شعبے کے بارے میں پوچھتا رہا اور

آج بھی پوچھتا ہوں۔مگر اب بھی بہت کچھ پوچھنا اور سیکھنا باقی ہے۔
علمائے کرام کی صحبت اوران کی کتابوں سے، ایمان کے سلسلے میں جو باتیں میں نے حاصل کیں، ان میں دو باتیں بہت اہم ہیں
پہلی بات یہ کہ ایمان کا تعلق صرف ''جاننے'' سے نہیں ہے، بل کہ جاننے کے ساتھ ساتھ دل سے ان کا ''ماننا'' بھی ضروری ہے؛ بل کہ یہ ''ماننا'' ہی اصل ایمان ہے۔
مثال کے طور پر کسی کو یہ علم ہو کہ اللہ ایک ہے، وہی معبود ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، اس میں پوری انسانیت کی کامیابی ہے؛ مگر وہ اِن تمام باتوں کو، دل سے نہ مانے، تو اس کو مومن نہیں کہا جائے گا۔ مومن تو وہی ہو سکتا ہے جو ان باتوں کو جاننے کے بعد دل سے تسلیم بھی کرے۔
جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی دعوت پیش کی، اُس وقت اہلِ عرب یہ جانتے تھے کہ یہ دین، حق اور سچ ہے۔ مگر جن لوگوں نے اس کو دل سے تسلیم نہیں کیا، تو ان حقائق کا ''جاننا'' ان کے کسی کام نہ آیا، وہ کافر کے کافر ہی رہے۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کے حصول کے لیے ایمان کی حقیقت کو جاننے کے ساتھ ساتھ، دل سے تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔
ایمان کے سلسلے میں دوسری بات یہ ہے کہ کیا ایمان مکمل ہونے کے لیے، صرف ایمان کے ارکان کا دل سے مان لینا اور تسلیم کر لینا ہی کافی ہے یا اعمال بھی ضروی ہیں؟
اس سلسلے میں، اگر چہ علمائے کرام کے اقوال مختلف ہیں مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اپنے ایمان کے دعوے میں سچے وہی لوگ ہیں جو زبان سے اپنے ایمانی دعووں کی شہادت دیتے ہیں اور عمل کے ذریعہ اس کی تائید کرتے ہیں۔
ایک سچا پکا مسلمان جب ایمان کی شہادت دیتا ہے اور اپنی زبان سے '' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے تو اس کلمے کے پہلے جز ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ '' کا اثر اس کے ظاہری اعمال پر تو بظاہر کہیں دکھائی نہیں دیتا، البتہ اِس جملے کے ذریعہ اللہ کے معبود ہونے کا جو یقین اُس کے دل کے اندر موجود ہے، اُس کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''

ایسا جملہ ہے جس کو دل سے تسلیم کر لینے کے بعد اُس کا اثر اس کی زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتا ہے۔

(اور محمد رسول اللہ کا یہ اثر، جو نظر آتا ہے، یہ بھی درحقیقت لا الہ الا اللہ کا ہی اثر ہے)

ایمان والا جب ''ایمان کے کلمہ'' میں اللہ کے معبود ہونے کا اقرار کر لیتا ہے تو اِس اقرار کے بعد وہ خود اپنے معبود سے یہ سوال کرتا ہے کہ اے میرے معبود! میں نے تیرا معبود ہونا دل سے تسلیم کر لیا، تو اب اپنی عبادت کا ڈھنگ، اور اپنی غلامی کا سلیقہ بھی مجھے سکھا دے، تو اِس سوال کے جواب میں اس کو ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' دیا جاتا ہے۔ کہ اے بندہ! اگر تو میری سچی غلامی چاہتا ہے تو اُس زندگی کو اختیار کر، جو ''محمد رسول اللہ'' کی شکل میں تمہیں دی گئی ہے۔ چناں چہ بندہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کو دل سے تسلیم کر لینے کے بعد، جب دین کے ہر شعبے میں اللہ کے حبیب محمد ﷺ کی زندگی کے سانچے میں خود کو ڈھالنے لگتا ہے تو اس کا ایمان تکمیل کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔

<u>اس کے ایمان کے مکمل ہونے کا سلسلہ ''عبادات'' سے شروع ہوتا ہے اور ''اخلاقیات'' پر اس کی انتہا ہوتی ہے۔</u>

اسی لیے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ: ''تم میں کامل ''ایمان والا'' وہ ہے جس کے ''اخلاق'' سب سے بہتر ہوں''

اس کے برخلاف، مومن جب کسی بدعملی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا ایمان برائی کے وقت اس کو متنبہ کرتا ہے۔ جس کو ایمان والا کھلے طور پر محسوس کرتا ہے۔ پھر اگر باز آ جاتا ہے اور گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کے ایمان میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ مگر جب گناہ پر اَڑا رہتا ہے، اور ایمان کی وارننگ (warning) پر دھیان نہیں دیتا، تو اُس گناہ کی برائی آہستہ آہستہ اُس کے دل میں کم ہوتی رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے بدعملی پر راضی رہنے لگتا ہے۔

توبہ کے بغیر گناہ پر اصرار کرنے والے مومن کے لیے، یہ مرحلہ نہایت سنگین ہوتا ہے، کیوں کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اُس سے اس کا ایمان رخصت ہو جاتا ہے اور اُسے احساس بھی نہیں ہوتا، حالاں کہ ظاہر کے کچھ اعمال، عبادات کی شکل میں کرتا رہتا ہے، مگر جب ایمان کا

نور ہی اندر موجود نہیں تو ان اعمال سے کیا فائدہ؟
گناہوں سے پرہیز اور نیک اعمال کی پابندی ایمان کو مضبوط بھی کرتی ہے اور اس کی حفاظت بھی، اور اس کے برخلاف، ہر گناہ ایمان کے نور کو مدھم کرتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہی گناہ اور بدعملی بے ایمانی کا سبب بن جاتی ہے۔
چناں چہ بہشتی زیور میں لکھا ہے: گناہ چاہے جتنا بڑا ہو، جب تک اس کو برا سمجھتا رہے، ایمان نہیں جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے، اور گناہوں کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے، اور اللہ سے نڈر ہو جانا کفر ہے۔ (اشرفی بہشتی زیور، حصہ اول، عقیدوں کا بیان)
آج ہمارے معاشرے میں غیبت، بے پردگی، شادی بیاہ کی رسمیں، بیٹیوں کو میراث سے محروم کرنا وغیرہ ایسے گناہِ کبیرہ ہیں جن کی بُرائی بے شمار ایمان والوں کے دلوں سے نکل چکی ہے، اور پوری رضامندی؛ بل کہ ڈھٹائی کے ساتھ ان کو انجام دیا جاتا ہے۔ اللہ اپنے غضب سے ہماری حفاظت فرمائے۔
الغرض ''ایمان کی قوت اور اس کی حفاظت'' دونوں ہی اعمالِ صالحہ پر موقوف ہیں۔ اسی لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کے شعبوں کو ذکر فرماتے ہوئے، نیکی کے ادنیٰ درجے کو بھی ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے۔ چناں چہ اس کتاب میں آپ کو ملے گا کہ راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اس سے قطع نظر، کہ وہ چیز زیادہ تکلیف دینے والی ہے یا کم؟
آیا اُس سے کسی کو تکلیف پہنچے گی بھی یا نہیں؟
اور اگر پہنچی بھی تو کسی ایمان والے کو تکلیف پہنچے گی یا کسی بے ایمان کو؟
دوست کو پہنچے گی یا دشمن کو؟
ان تمام احتمالات کے باوجود بھی، راستے سے کسی ادنیٰ تکلیف دِہ چیز کا ہٹا دینے کا عمل بھی مومن کے ایمان میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔
ویسے تو نیکی کا ہر عمل ایمان میں اضافہ کرتا ہے، مگر کچھ مخصوص اعمال ایسے ہیں جن کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحتاً ایمان کا جزو اور حصہ قرار دیا ہے۔ علمائے کرام نے اُن تمام

احادیث کو جمع کیا ہے اور اُن کو اختصار کے ساتھ بھی پیش کیا ہے اور تفصیل کے ساتھ بھی۔

زیرِ نظر کتاب "**استاذ ابراهيم بن عايش الحمد**" کی ایسی ہی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جس کو عزیز القدر مفتی محمد جاوید اشرف مدنی ندوی، مقیم مدینہ منورہ نے عربی سے اردو میں منتقل کیا ہے، جس کا مقصد خود انھیں کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"بندہ مؤمن ایمان کی حقیقت سے آشنا ہو، ایمان کے ارکان سے واقف ہو، ایمانی علامات ونشانیوں پر مطلع ہو، ایمان کا کمال، ایمان کی حلاوت، ایمان کی لذت، ایمان کا اعلی درجہ، ایمان کا ادنی درجہ وغیرہ امور سے واقف ہو، اور پھر بندۂ مؤمن ان امور کی عملی تطبیق دے کر اپنے ایمان کی تکمیل کی فکرمندی کرے، کہ یہ امور ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

ایمانی شعبوں کو بیان فرمانے کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " آدمی کو چاہئے کہ اِن میں غور وفکر کرے، اُن میں سے جو وصف اپنے اندر پائے اُس پر اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرے کہ اسی کی توفیق اور ولطف سے ہر بھلائی حاصل ہو سکتی ہے اور جن اوصاف میں کمی ہو، اُن کے حاصل کرنے کی سعی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُن کے حصول کی توفیق مانگتا رہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(فضائل اعمال ص ۲۸۷)

جن نیک مقاصد کے تحت یہ کتاب لکھی گئی ہے؛ اللہ کرے کہ کتاب ان کی تکمیل کا ذریعہ بنے اور مصنف ومترجم حضرات کو اللہ رب العزت نے جن علمی کمالات اور بے پناہ خوبیوں سے نوازا ہے اسے اپنے دین کی سربلندی کے لیے قبول فرمائے، اس کتاب کے تمام معاونین، نیز حرا پبلی کیشن اور احبابِ حرا کے دینی کاموں کو عافیت کے ساتھ مقبولیتِ عامّہ اور قبولیتِ تامّہ عطا فرمائے آمین۔

قارئین سے درخواست ہے کہ میرے لیے بھی اکملِ ایمان پر قائم رہنے اور خاتمہ بالخیر کی دعاء فرمادیں۔ والسلام

شکیل احمد، پنویل ممبئی

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ۔وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ وَمَنِ اھۡتَدٰی بِھَدۡیِھِمۡ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔

یہ ایک مختصر کتاب شعب الایمان، ایمانی شعبوں سے متعلق ہے،جن کو میں نے اپنی ایک مفصل کتاب سے اختصار کیا ہے، ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں،جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے،ان شعبوں کو خوب ہی تحقیق وتدقیق سے ہم نے جمع وترتیب دیا ہے،ان شعبوں کی دلیل قرآنی آیات میں تلاش کر کے جمع کیں،احادیث شریفہ کے عظیم ذخیرہ سے ان شعبوں کے دلائل کو یکجا کیا، اس طرح سے ان تمام شعبوں کے دلائل قرآن وسنت سے جمع کئے،مکررات کو حذف کیا،اور یہ سب کچھ اس لئے تا کہ بندہ مؤمن ایمان کی حقیقت سے آشنا ہو،ایمان کے ارکان سے واقف ہو،ایمانی علامات ونشانیوں پر مطلع ہو،ایمان کا کمال ایمان کی حلاوت ، ایمان کی لذت ، ایمان کا اعلی درجہ، ایمان کا ادنی درجہ وغیرہ امور سے واقف ہو،اور پھر بندۂ مؤمن ان امور کی عملی تطبیق دے کر اپنے ایمان کی تکمیل کی فکر مندی کرے، کہ یہ امور ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

میری تلاش وجستجو میں ان شعبوں کی تعداد (79) نکلتی ہے،جن کا اعلی درجہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے،اور ادنی درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے،اللہ تعالی اس جہد وکوشش سے راقم سطور کو،مترجم کو، ناشر کو، قاری کو اور تمام مسلمانوں کو نفع پہنچائے۔آمین وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ

اخیر میں ہم نہایت مشکور ہیں حضرت مربی ومرشد شیخ شکیل احمد صاحب حفظہ اللہ کے کہ انھوں نے اس اہم کتاب کی طباعت کا ذمہ لے کر اس خیر کے کام میں ہمارے ساتھ ہوگئے،اللہ تعالی ان کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

ابراهیم بن عایش الحمد

مدینہ منورہ۔۱۴۳۵ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دینا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورة النور: 62)

بلاشبہ مؤمنین تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عن وَفْد عَبدِ القَيسِ لَمَّا أَتَوا النَّبِيَّ ﷺ.. فَأَمَرَهُم بِأَربَعٍ وَنَهَاهُم عَنْ أَربَعٍ أَمَرَهُم بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحدَهُ، قَالَ: أَتَدرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ وَحدَهُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ! قَالَ: شَهَادَةُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَن تُعطُوا مِنَ المَغنَمِ الخُمُسَ (البخاری:53)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وفد عبد القیس کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو چار چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، اُن کو حکم دیا کہ ایک اللہ پر ایمان لائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی پوچھا جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم غنیمت سے پانچواں حصہ نکالو۔

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الإِيمَانُ بِضعٌ وَسَبعُونَ أَو بِضعٌ وَسِتُّونَ شُعبَةً فَأَفضَلُهَا قَولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالحَيَاءُ شُعبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ۔ (مسلم:35)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ یا ستر سے کچھ زائد شعبے ہیں، ان میں سب سے افضل شعبہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے، اور ادنی شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے، اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

2 فرشتوں پر ایمان لانا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۔ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾

ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: رسول اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں، اور مؤمنین بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، ہم رسولوں کے مابین کوئی فرق نہیں کرتے، اور انھوں نے عرض کیا: ہم نے (آپ کا حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! آپ کی مغفرت کے طلبگار ہیں، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَارِزًا يومًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: اَلإِيمَانُ أَنْ تُؤمِنَ بِالله وَمَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤمِنَ بِالْبَعثِ. (البخاری:50)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تھے کہ جبریل حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر، اور اس سے (روز آخرت) ملنے پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔

3 آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَارِزًا يومًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبرِيلُ

فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: اَلإِيمَانُ أَنْ تُؤمِنَ بِاللّٰه وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤمِنَ بِالبَعثِ. (البخاری:50)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تھے کہ جبریل حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اوراس کے فرشتوں پر اوراس کی کتابوں پر، اور اس سے (روزآخرت) ملنے پر، اوراس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔

4 انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ۔

سورۃ البقرۃ:177)

ترجمہ: لیکن نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر، اور نبیوں پر ایمان لائیں۔

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَارِزًا يَومًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ الإِيمَانُ أَن تُؤمِنَ بِاللّٰه وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤمِنَ بِالبَعثِ.(البخاری:50)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تھے کہ جبریل حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اوراس کے فرشتوں پر اوراس کی کتابوں پر، اور اس سے (روزآخرت) ملنے پر، اوراس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔

5 آخرت کے دن پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۤئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ۔

سورۃ البقرۃ:177)

ترجمہ: یہ نیکی نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق و مغرب کی طرف پھیر لو، لیکن نیکی یہ ہے کہ لوگ ایمان لائیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور انبیوں پر۔

عَن عبداللہ بن عمرَ قال: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَينَمَا نَحنُ عِندَ رَسُولِ اللہ ﷺ ذَاتَ يَومٍ إِذ طَلَعَ عَلَينَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ لَا يُرَىٰ عَلَيهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّىٰ جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَخبِرنِي عَنِ الإِيمَانِ؟ قَالَ: أَن تُؤمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَومِ الاٰخِرِ وَتُؤمِنَ بِالقَدَرِ خَيرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقتَ. (مسلم:8)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ ایک روز ایک شخص حاضر ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید تھے، بال نہایت کالے تھے، اس پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے، اور ہم میں سے کوئی اس شخص کو پہچانتا بھی نہ تھا، یہاں تک کہ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا، اور اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتلائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر، اور اس سے (روز آخرت) ملنے پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ، اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

6 تقدیر پر ایمان لانا

عن عبداللہ بن عمرَ قال: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَينَمَا نَحنُ عِندَ رَسُولِ اللہ ﷺ ذَاتَ يَومٍ إِذ طَلَعَ عَلَينَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ لَا يُرَىٰ عَلَيهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّىٰ جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَخبِرنِي عَنِ الإِيمَانِ؟ قَالَ: أَن تُؤمِنَ بِاللّٰهِ

وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ. (مسلم:8)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ ایک روز ایک شخص حاضر ہوا کہ جس کے کپڑے نہایت سفید تھے، بال نہایت کالے تھے، اس پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے، اور ہم میں سے کوئی اس شخص کو پہچانتا بھی نہ تھا، یہاں تک کہ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا، اور اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر، اور اس سے (روز آخرت) ملنے پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ، اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

7 قبروں سے زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾

(سورۃ الروم: 56)

ترجمہ: اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو، اور یہ قیامت ہی کا دن ہے، لیکن تم کو اس کا یقین ہی نہ تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. (البخاری: 50)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تھے کہ جبریل حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر، اور

اس سے (روز آخرت) ملنے پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔

8 اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہر چیز کی محبت پر غالب ہونا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۔ وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ (سورۃ البقرۃ: 165

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کو اس کا شریک بناتے ہیں، اور ان سے اللہ کے جیسی محبت کرتے ہیں، لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں، اور اے کاش وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی قوت اللہ ہی کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ، أَن يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَن يُحِبَّ المَرءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لله وَأَن يَكرَهَ أَن يَعُودَ فِي الكُفرِ كَمَا يَكرَهُ أَن يُقذَفَ فِي النَّارِ۔ (البخاری: 16)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا، ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت ہر چیز کی محبت سے زیادہ ہو، دوسرے یہ کہ وہ کسی سے محبت نہ کرے مگر صرف اللہ کے لئے، اور یہ کہ کفر میں واپس جانے سے اس کو ایسی نفرت ہو جیسا کہ آگ میں اس کو ڈالے جانے سے اس کو کراہیت ونفرت ہے۔

9 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يُؤمِنُ

أَحَدُكُم حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيهِ مِن وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ. (البخاری:14)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد سے بھی زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

10 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرنا

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِىٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (سورۃ الاعراف: ـ 157)

ترجمہ: پس جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی، اور ان کی مدد کی، اور اس نور کی اتباع کی جو ان کے ساتھ نازل ہوا ہے، تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلاً۔

(سورۃ الفتح: 9)

ترجمہ: تا کہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور ان کی (یعنی رسول کی) مدد کرو اور ان کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

11 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا ہونا

عَن زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِى فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَن لَا يُحِبَّنِى إِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا يُبغِضَنِى إِلَّا مُنَافِقٌ۔ (مسلم:78)

ترجمہ: حضرت زر فرماتے ہیں کہ: حضرت علیؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے سے درخت اُگایا اور جاندار کو پیدا کیا، نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے عہد ہے کہ: مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا، اور مجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔

12 اہل بیت سے محبت رکھنا

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُل لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۔ (سورۃ الشوری: ۲۳)

ترجمہ: یہی (وہ انعام) ہے جس کی اللہ نے ان بندوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے، کہہ دو کہ میں اس کا تم سے صلہ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت ومودت، اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کے لئے اس میں ثواب بڑھائیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا قدردان ہے۔

عَن عَبدِ اللهِ بنِ الحَارِثِ أَنَّ العَبَّاسَ بنَ عَبدِ المُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُغضَبًا وَأَنَا عِندَهُ فَقَالَ: مَا أَغضَبَكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيشٍ إِذَا تَلَاقَوا بَينَهُم تَلَاقَوا بِوُجُوهٍ مُبشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى احمَرَّ وَجهُهُ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يَدخُلُ قَلبَ رَجُلٍ الإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُم لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَن اٰذٰى عَمِّي فَقَد آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنوُ أَبِيهِ.

(الترمذی:3758 حسن)

حضرت عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہی حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کس چیز نے تمہیں غصہ دلایا ہے؟ کہنے لگے: یا رسول اللہ! قریش کے لوگوں کا عجیب حال ہے جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے چہرے بدلے ہوئے ہوتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی غصہ میں آگئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی مؤمن کے دل میں ایمان

نہیں داخل ہوسکتا جب تک کہ وہ تم (یعنی اہل بیت) سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت نہ کرے۔

13 حضرات انصار رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اٰيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغضُ الأَنصَار۔ (البخاری:17)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے، اور انصار سے بُغض نفاق کی علامت ہے۔

عَن أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: حُبُّ الأَنصَارِ اٰيَةُ الإِيمَانِ وَبُغضُهُم اٰيَةُ النِّفَاقِ۔ (مسلم:75)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے، اور انصار سے بُغض نفاق کی علامت ہے۔

14 اللہ کو رب، اسلام کو دین، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہونا

عَنِ العَبَّاسِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ذَاقَ طَعمَ الإِيمَانِ مَن رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا۔ (مسلم:34)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ کو رب تسلیم کر کے اور اسلام کو دین مان کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رسول مان کر راضی ہوا۔

15 کفر کی طرف واپس ہونے سے کراہیت ہونا

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ أَن يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَن يُحِبَّ المَرءَ لَا

يُحِبُّهُ إِلَّا للهِ وَأَن يَكرَهَ أَن يَعُودَ فِي الكُفرِ كَمَا يَكرَهُ أَن يُقذَفَ فِي النَّارِ.

(البخاری:16)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہونگی، وہ اپنے اندر ایمانی حلات پائے گا، ایک یہ کہ اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لئے کرے، تیسرے یہ کہ اس کو کفر میں واپس ہونے سے ایسی کراہیت ہو جیسا وہ آگ میں ڈالے جانے سے کراہیت رکھتا ہے۔

16 اللہ کا خوف دل میں ہونا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔ (سورۃ آل عمران: 175)

ترجمہ: یہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تم اُن سے مت ڈرنا اگر تم مؤمن ہو۔

وقال تعالى: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

(سورۃ الأنفال: 2)

ترجمہ: مؤمن تو وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان میں اور زیادتی کا سبب بنتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

17 بندہ کا ایمان ہو کہ اللہ تعالی ہر جگہ اس کے ساتھ ہے

عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَفضَلَ إِيمَانِ المَرءِ أَن يَّعلَمَ أَنَّ اللهَ مَعَهُ حَيثُ كَانَ.

(شعب الایمان للبیهقی 741). و (اعتقاد أهل السنة للالكائی 1686) حسن.

حضرت ابوعبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کا افضل ایمان یہ ہے کہ اس کو یہ بات معلوم رہے کہ وہ جہاں بھی ہے اللہ اس کے ساتھ ہے۔

عَن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إن أفضل الإيمان أن تعلم أن الله معك حيثما كنت. (المعجم الأوسط:8796)

18 وسوسہ کا دور کرنا

عَنْ أَبِي هريرة رضی اللہ عنہ قال: جاءَ أُنَاسٌ مِنْ أَصحابِ رسول الله الیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا يا رسول الله: إِنَّا نَجِدُ الشَّيءَ في انفسنا لیتعاظم عند أحدنا أن نتكلمَ به قال: وَقد وَجَدتُّمُوه؟ قالوا: نعم، قال: ذلك صريحُ الإيمانِ۔ (كتاب السنة لابن ابی عاصم 654)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بعض صحابہ کرام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے اور خیالات پاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اُن کو زبان پر لانا بھی گوارا نہیں کرسکتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا واقعتاً ایسا ہی معاملہ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو صریح اور واضح ایمان ہے۔

عَن عَبدِ الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الوَسوَسَةِ قَالَ: تِلكَ مَحضُ الإِيمَانِ. (مسلم:133)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہی اصل ایمان ہے۔

19 اللہ کی خشیت دل میں ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔

(توبہ-الایۃ 13)

تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا، اور رسول کے جلاوطن کرنے کا عزم کر لیا اور انھوں نے تم سے عہد شکنی کرنے میں پہل کی، تو کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو، پس اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَاٰتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ۔

(سورۃ التوبۃ: 18)

ترجمہ: اللہ کی مسجد کو تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لائے ہوں، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں، ایسے ہی لوگوں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ صحیح راستہ اختیار کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

20 اللہ تعالیٰ سے اُمید قائم کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللهِ ۚ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

(سورۃ البقرۃ: 218).

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا، ایسے ہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

عَنِ ابن عَبَّاسٍ قال دخل رسول الله ﷺ على عُمَرَ وَمَعَهُ نَاسٌ من أصحابه فقال: أمؤمنونَ أَنتم فَسَكَتُوا .. فقال عُمَرُ: نعم ..فقال رسول الله ﷺ وَمِمَّ ذَاكَ فقال عُمَرُ: نَرجُو ثَوَابًا مِنَ الله. فقال رسول الله ﷺ: مُؤمِنُونَ وَرَبِّ الكَعبَةِ (المعجم الكبير: 11336)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض صحابہ کے ہمراہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ مؤمن ہو؟ یہ

حضرات خاموش رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس وجہ سے؟ (یعنی کس وجہ مؤمن ہونے کا تمہیں دعوی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعبہ کے رب کی قسم مؤمن ہو۔

21 اللہ پر توکل و بھروسہ کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ (سورۃ التغابن: 13)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر مؤمنین کو توکل و بھروسہ کرنا چاہئے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔

(سورۃ الانفال: 2)

ترجمہ: مؤمنین تو صرف وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں، اور جب اُن پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور یہ لوگ اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔

22 پاکی نصف ایمان ہے

عن أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ

وَالقُرآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَو عَلَيكَ كُلُّ النَّاسِ يَغدُو فَبَايِعٌ نَفسَهُ فَمُعتِقُهَا أَو مُوبِقُهَا ۔ (مسلم :223).

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت و پاکی نصف ایمان ہے، اور الحمد للہ سے میزان پر ہو جائے گا، اور سبحان اللہ اور الحمد للہ سے آسمان وزمین کا درمیان بھر جائے گا، اور نماز نور ہے، اور صدقہ برہان ہے، اور صبر روشنی ہے، اور قرآن تمہارے لئے یا تمہارے خلاف حجت ہے، لوگ صبح کو نکلتے ہیں، تو بعض اپنی ذات (اللہ کو) بیچ دیتے ہیں، پس وہ (اطاعت کر کے) اپنی ذات کو (جہنم سے) آزاد کر لیتے ہیں، اور بعض اپنی ذات کو (اللہ کی نافرمانی کر کے اور شیطان اور نفس کی اتباع کر کے) ہلاک کر لیتے ہیں۔

23 نماز قائم کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (سورۃ الانفال:3)

ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (سورۃ النساء: 103)

ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: پس نماز قائم کرو، بلاشبہ نماز مؤمنین پر اپنے مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

عَن أَبِي جَمرَةَ وفيه حديث ابنِ عَبَّاسٍ عن وَفدِ عَبدِ القَيسِ لَمَّا أَتَوا النَّبِيَّ ﷺ.. فَأَمَرَهُم بِأَربَعٍ وَنَهَاهُم عَن أَربَعٍ أَمَرَهُم بِالإِيمَانِ بِالله وَحدَهُ، قَالَ: أَتَدرُونَ مَا الإِيمَانُ بِالله وَحدَهُ؟ قَالُوا: الله وَرَسُولُهُ أَعلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا الله وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ

الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَن تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ. (البخاری:53)

ترجمہ: حضرت ابو جمرہ کی روایت میں ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا، اور چار باتوں سے ان کو روکا، ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اور مال غنیمت میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنا۔

24 مسجد کی پابندی کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ۔

(سورہ توبہ ۱۸)

ترجمہ: مساجد کو تو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، اور انھوں نے نماز قائم کی، اور زکوۃ ادا کی، اور اللہ کے سوا کسی نہ ڈرے، پس امید ہے کہ یہی افراد لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَاٰتَى الزَّكَاةَ۔

(الترمذی:2617). حسن)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کسی شخص کو کہ وہ مسجد کا اہتمام کرتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو، اس لئے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يَعمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَن اٰمَنَ بِاللهِ وَالیَومِ الاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاۃَ وَاٰتَی الزَّکَاۃَ۔ (سورۃ التوبۃ:18)

ترجمہ: مساجد کو تو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، اور انھوں نے نماز قائم کی، اور زکوۃ ادا کی۔

25 نماز کی پابندی

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِینَ هُمۡ عَلَیٰ صَلَوَاتِهِمۡ یُحَافِظُونَ۔ (سورۃ المؤمنون۹)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

عن إِیَاس بن سَلَمَۃَ بن الأکوع یحدث عن أبیه قال: قال رسول الله ﷺ استَقِیمُوا وَلَن تُحصُوا وَاعلَمُوا أَنَّ أَفضَلَ أَعمَالِکُمُ الصَّلاۃُ وَلَن یُحَافِظَ علی الصَّلاۃِ إِلا مُؤمِنٌ۔(المعجمُ الکبیر:6270).

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: استقامت اختیار کرو، اگر چہ تم اس کے کمال کو نہیں پہنچ سکتے، اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے، اور نماز کی پابندی کوئی ہرگز نہیں کرسکتا سوائے مؤمن کے۔ (المعجم الکبیر:۶۲۷۰)

26 نماز میں خشوع

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُونَ(۱)الَّذِینَ هُمۡ فِي صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُونَ(۲)

(سورۃ المؤمنون

ترجمہ: بلا شبہ کامیاب ہو گئے وہ لوگ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

27 زکوۃ کی ادائیگی

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ۔ (سورۃ المؤمنون4)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

عَن أَبِي جَمرَةَ وفيه حديث ابنِ عَبَّاسٍ} عن وَفدِ عَبدِ القَيسِ لَمَّا أَتَوا النَّبِيَّ ﷺ.. فَأَمَرَهُم بِأَربَعٍ وَنَهَاهُم عَن أَربَعٍ أَمَرَهُم بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحدَه. قَالَ: أَتَدرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ وَحدَهُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَن تُعطُوا مِنَ المَغنَمِ الخُمُسَ (البخاری:53).

ترجمہ: حضرت ابو جمرہ کی روایت میں ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا، اور چار باتوں سے ان کو روکا، ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اور مال غنیمت میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنا۔

عَن عَبدِ اللهِ بنِ مُعَاوِيَةَ الغَاضِرِيِّ رضی اللہ عنہ (مِن غَاضِرَةِ قَيسٍ) قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَلَاثٌ مَن فَعَلَهُنَّ فَقَد طَعِمَ طَعمَ الإِيمَانِ مَن عَبَدَ اللهَ وَحدَهُ، وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَعطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفسُهُ رَافِدَةً عَلَيهِ كُلَّ عَامٍ۔ (أبو داود:1582).

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین چیزوں پر عمل کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جس نے اللہ وحدہ کی عبادت کی ، اور یہ یقین کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے مال کی برضا زکوۃ

نکالی، جو ہر سال اس پر واجب ہے۔

28 رمضان کے روزے رکھنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، شاید کہ تم تقوی اختیار کرو۔

وفیه .. حدیث عَبدِ القَیسِ المذکور أعلاه ...إلی..... قَالَ شَهَادَةُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا الله وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِیتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ.... (البخاری:53).

حضرت ابو جمرہ کی روایت میں ہے کہ جب عبد القیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا، اور چار باتوں سے ان کو روکا، ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اور مال غنیمت میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنا۔

عن أَبِي هُرَیرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَن صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ۔ (البخاری 38)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان واحتساب کے ساتھ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

29 جان اور مال کے ذریعہ جہاد کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات:15)

ترجمہ: مؤمنین تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے شک نہ کیا، اور اللہ کے راستہ میں اپنی مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، یہی لوگ سچے ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ. (أبو داود 2485) صحیح

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ: مؤمنین میں کون شخص زیادہ کامل ایمان رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اللہ کے راستہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا، اور دوسرا وہ شخص جس نے گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کی اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے۔ (یعنی اس نے اللہ کی عبادت کی، اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائی)۔

30 مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ نکالنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ۔

(سورۃ الانفال 41)

ترجمہ: اور جان لو کہ جو کچھ بھی تم مالِ غنیمت حاصل کرو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا، اور اہل قرابت کا، اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافر کا ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔

وفيه .. حديث عَبدِ القَيسِ المذ كور أعلاه..إلى أن...... قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَن تُعطُوا مِنَ المَغنَمِ الخُمُسَ.. (البخاری:53).

حضرت ابو جمرہ کی روایت میں ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا، اور چار باتوں سے ان کو روکا، ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اور مال غنیمت میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنا۔

31 اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کو پناہ دینا اوران کی نصرت کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُم مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ۔

(سورة الأنفال: 74)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا، اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی مدد) کی، یہی لوگ سچے ہیں، ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

32 اللہ کے راستہ میں ہجرت

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَنَصَرُوا

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۔
(سورۃ الأنفال: 74)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا، اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی مدد) کی، یہی لوگ سچے ہیں، ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

33 اللہ تعالی کا ذکر

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (سورۃ الأحزاب: 41)

اے ایمان والو! اللہ کا خوب ذکر کرو۔

نیز ارشاد فرمایا: الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۔ (سورۃ الرعد: 28)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یادرکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

نیز ارشاد فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (سورۃ الاعلی 14-15)

ترجمہ: یقیناً وہ شخص فلاح پا گیا جس نے (اپنے نفس کا) تزکیہ کیا، اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتا رہا، اور نماز پڑھتا رہا۔

34 قرآن کریم کی تلاوت

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۔ (سورۃ الانفال: 2)

ترجمہ: مؤمنین تو صرف وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں، اور

جب ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو آیتیں ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں، اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

35 اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے آگے جھکنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورة النساء 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ کو حکم نہ بنالیں، اور آپ جو فیصلہ کریں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا۔

(الأحزاب: 36)

ترجمہ: کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو امر طے فرما دیا ہے اس میں ان کو کچھ اختیار ہو، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، تو ایسا شخص کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

36 اپنی ذات سے انصاف کرنا

قَالَ عَمَّارٌ رضی اللہ عنہ: ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ۔ (البخاری: معلقاً)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ: تین چیزیں جس میں جمع ہو گئیں اس نے ایمان کو جمع کر لیا: اپنی ذات سے انصاف کرنا، سب جگہ سلام پھیلانا، فقر کی حالت

میں (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرنا۔

عَنْ صِلَةَ بنِ زُفَرَ، عَنْ عَمَّارِ بنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ. ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: الإِنفَاقُ فِي الإِقتَارِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلعَالِمِ، وَإِنصَافُ النَّاسِ مِن نَفسِهِ۔

(شرح اعتقاد أهل السنة 1698) حسن

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں جمع ہوگئیں اس نے ایمان کی حلاوت حاصل کرلی: اپنی ذات سے انصاف کرنا، سب جگہ سلام پھیلانا، فقر کی حالت میں (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرنا۔

37 امانت داری

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ۔ (سورۃ المؤمنون:8)

ترجمہ: اور وہ لوگ اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا خیال کرتے ہیں۔

أَنَسَ بنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ا إِيمَانَ لِمَن لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَن لَا عَهدَ لَهُ (احمد 13231) صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا ایمان نہیں جس میں میں امانت داری نہیں، اور اس کا دین نہیں جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

عن زِيَادِ بنِ مُسلِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ أَيُّ مُسلِمٍ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ فَشُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ، فَإِن كَانَتِ اثنَتَانِ فَشُعبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ، فَإِن كُنَّ ثَلَاثٌ فَقَد أُدمِجَ بِالإِيمَانِ مِن شَعرِ رَأسِهِ إِلَى ظُفُرِ قَدَمِهِ: مَن إِذَا قَالَ صَدَقَ، وَإِذَا ائتُمِنَ أَدَّى.. وَإِذَا عَاهَدَ وَفَّى۔

(الایمان للعدنی:7)

حضرت زیاد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں ان میں سے ایک ہوگی، تو اس کے اندر ایمان کا ایک شعبہ ہوگا،

اور اگر دو باتیں ہوں گی تو ایمان کے دو شعبے ہوں گے، اور اگر تینوں ہوں گی تو سر کے بال سے پیر کے ناخن تک اس کے اندر ایمان سرایت کر چکا ہوگا۔ بولے تو سچ بولے، امانت رکھی جائے تو ادا کرے، عہد کرے تو پورا کرے۔

38 عہد و پیمان کا پورا کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (المؤمنون 8)

ترجمہ: اور وہ لوگ اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا خیال کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ (البقرة: 177)

اور وہ لوگ جب عہد کرتے ہیں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔

39 آپسی صلح وصفائی انجام دینا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

فَاتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔ (سورۃ الأنفال: 1)

ترجمہ: پس اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ، اگر تم مؤمن ہو۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔ (سورۃ الحجرات 10)**

ترجمہ: بلاشبہ مؤمنین بھائی بھائی ہیں، پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرو ۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ

فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ البَينِ هِيَ الحَالِقَةُ، قَالَ أَبُو عِيسَى : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَيُروىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :هِيَ الحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحلِقُ الشَّعرَ وَلٰكِن تَحلِقُ الدِّينَ ۔(الترمذی.2509)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں صلح کرانا، اس لئے کہ آپس کا بگاڑ تباہ کر دیتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: یہ (یعنی آپسی بگاڑ) دینداری کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح سر سے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں۔

40 سود کا ترک کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔
(البقرة:278)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سود میں سے جو کچھ باقی رہ گیا اس کو چھوڑ دو، اگر تم مومنین ہو۔

عن فَضَالَةَ بنَ عُبَيدٍ قَال:قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَلَا يَأخُذَنَّ إِلَّا مِثلًا بِمِثلٍ.(مسلم : 1591)

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیئے کہ برابر سرابر لے۔ (یعنی جتنا کسی کو قرض وغیرہ دیا ہے وہی لے اس میں سود نہ لے)۔

عن رُوَيفِعَ بنَ ثَابِتٍ الأَنصَارِيِّ قال سَمِعتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَلَا يَبتَاعَنَّ ذَهَبًا بِذَهَبٍ إِلَّا وَزنًا بِوَزنٍ۔
(أحمد:16550)

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ سونے کو سونے

سے بیچتے وقت برابری کا معاملہ کرے۔(یعنی سونے کے بیچنے خریدنے میں کمی زیادتی نہ ہو کہ ایسا کرنا سود میں داخل ہے)۔

41 اولوالامر کی اطاعت کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔(سورة النساء: 59)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے جو اولی الامر ہوں ان کی اطاعت کرو، پس اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہوجائے تو اس معاملہ کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاو (یعنی اس معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو)، یہ بہتر ہے اور اس انجام بھی اچھا ہے۔

42 اللہ کے لئے دینا، اور اللہ کے لئے منع کرنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ للهِ وَأَبْغَضَ للهِ وَأَعْطَى للهِ وَمَنَعَ للهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ. (أبو داود: 4681) صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جس نے اللہ کے لئے دیا، اور اللہ کے لئے منع کیا اُس نے اپنا ایمان مکمل کیا۔

معاشرت

43 مسلم بھائی کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند ہے

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (البخاری 13)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے تب تک کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

عَن أَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال: وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہِ لَا یُؤمِنُ أَحَدُکُم حَتَّی یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفسِهِ مِنَ الخَیرِ. (النسائی: 5017).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے تب تک کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے خیر پسند کرتا ہے۔

44 سلام پھیلانا

قَالَ عَمَّار رضی اللہ عنہ: ثَلَاثٌ مَن جَمَعَهُنَّ فَقَد جَمَعَ الإِیمَانَ الإِنصَافُ مِن نَفسِكَ وَبَذلُ السَّلَامِ لِلعَالَمِ وَالإِنفَاقُ مِنَ الإِقتَارِ. (البخاری: معلقاً).

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ: تین چیزیں جس میں جمع ہوگئیں اس نے ایمان کو جمع کرلیا: اپنی ذات سے انصاف کرنا، سب جگہ سلام پھیلانا، فقر کی حالت میں (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرنا۔

عَن صِلَةَ بنِ زُفَرٍ، عَن عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَن کُنَّ فِیهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الإِیمَانِ: الإِنفَاقُ فِی الإِقتَارِ، وَبَذلُ السَّلَامِ لِلعَالَمِ، وَإِنصَافُ النَّاسِ مِن نَفسِه.

(شرح اعتقاد أهل السنة اللالکائی 1698)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں جمع ہوگئیں اس نے ایمان کی حلاوت حاصل کرلی: فقر کی حالت میں (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرنا، سب جگہ سلام پھیلانا، اور اپنی ذات سے انصاف کرنا۔

45 اللہ کے لئے نکاح کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ (سورة البقرة: 221)

ترجمہ: مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، اور مؤمن باندی مشرک عورت سے بہت زیادہ بہتر ہے چاہے تمہیں وہ (یعنی مشرک عورت) پسند ہو، اور مشرکین کے نکاح مت کرو (یعنی اپنی بیٹیوں کو مشرکین کے نکاح میں نہ دو) یہاں تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، اور مؤمن غلام مشرک شخص سے بہت بہتر ہے چاہے وہ (یعنی مشرک شخص) تم کو پسند ہو،

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ۔ (الترمذی: 2521). و(المستدرك 2694) حسن)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ کے لیے دیا، اللہ کے لیے روکا، اللہ کے محبت کیا اور اللہ کے بغض رکھا اور اللہ کے لیے نکاح کیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

46 مومن کی خواہش کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے تابع ہو جانا

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ

اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔

(سورۃ القصص: 50)

ترجمہ: پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں، اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے، بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

عَن عَبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لا يُؤمِنُ أَحَدُكُم حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئتُ بِهِ۔

(السنة لأبن أبي عاصم: 15)، الإبانة الكبرى لابن بطة: 210) حسن.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کی خواہش اس (دین) کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

47 پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا

عَن أَبِي شُرَيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللهِ لَا يُؤمِنُ وَاللهِ لَا يُؤمِنُ وَاللهِ لَا يُؤمِنُ قِيلَ وَمَن يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: الَّذِي لَا يَأمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

(البخاری: 6016)

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، عرض کیا گیا کون لوگ یا رسول اللہ! فرمایا: جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

عَن أَبِي شُرَيحٍ الخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليُحسِن إِلَى جَارِهِ وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليُكرِم ضَيفَهُ وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليَقُل خَيرًا أَو لِيَسكُت۔

(مسلم: 48)

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ

اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ خیر کی بات کرے یا خاموش رہے۔

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَلَا يُؤذِ جَارَهُ (مسلم: 47).

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

عَن عَبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قَال: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليَحفَظ جَارَه۔ (أحمد: 6584)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

48 حسن سلوکی اور عہد وفاء کا لحاظ کرنا

عَن عائشة رضي الله عنها قَالت: جَاءَت عَجُوزٌ إِلَى النبيِّ ﷺ وهُو عِندِي، فقال لها رسولُ الله ﷺ: مَن أَنتِ قالت: أنا جَثَّامَةُ المُزَنِيَّة. فقال: أَنتِ حَسَّانَةُ المُزنِيّة، كَيفَ أَنتُم؟ كَيفَ حَالُكُم؟ كَيفَ كُنتُم بَعدَنا؟ قالت: بِخَير بأَبِي أنتَ وأمي يا رسولَ الله. فَلَمَّا خَرَجَت قُلتُ: يا رسولَ الله تُقبِلُ عَلى هذهِ العَجُوزَ هذا الإقبالَ فقال: إِنَّهَا كانَت تَأتِينَا زَمَنَ خَدِيجَةَ وَإِنَّ حُسنَ العَهدِ مِنَ الإِيمَانِ.. (المستدرك: 40) صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھی خاتون حاضرِ خدمت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم کون ہو؟ خاتون نے جواب دیا: میں مزینہ قبیلہ کی جثامہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدلتے

ہوئے ارشاد فرمایا: بلکہ تم حسّانہ ہو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیسی ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تمہارے احوال کیسے ہیں؟ اس خاتون نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان! ہم بخیر ہیں، اس کے بعد وہ خاتون چلی گئیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس بوڑھی خاتون کے ساتھ اس مشفقانہ رویہ سے پیش آئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، یہ وہ عورت ہے جو خدیجہ کے زمانہ میں ہمارے یہاں آیا کرتی تھی، اور عہد وفاء کا لحاظ رکھنا ایمان میں سے ہے۔

49 جماعت کو لازم پکڑنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۔

(سورۃ النساء: الآیۃ 146)

ترجمہ: ہاں جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑا، اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے اختیار کیا تو ایسے لوگ ہی مؤمنین کے زمرے میں ہوں گے، اور عنقریب اللہ تعالی مؤمنین کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۔ (سورۃ آل عمران: الآیۃ 103)

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اور اختلاف نہ کرو۔

عَنِ الحَارِثِ الأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَن فَارَقَ الجَمَاعَةَ قِيدَ شِبرٍ فَقَد خَلَعَ رِبقَةَ الإِيمَانِ وَالإِسلَامِ مِن رَأسِهِ إِلَّا أَن يُرَاجِعَ ۔

(ابن خزیمۃ: 1895) صحیح.

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذرا بھی جماعت کو چھوڑا اس نے ایمان اور اسلام کا پٹہ اپنے سر سے اتار کر رکھ دیا، الا یہ کہ وہ واپس ہو جائے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ۔ (أحمد 14616) صحیح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس غلام نے اپنے آقا و مالک کے سوا کسی کو اپنا مالک بنایا تو گویا اس نے اپنی گردن سے ایمان کا طوق اتار کر رکھ دیا۔

50 کفار کی دوستی سے دور رہنا اور کافروں سے محبت نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَوْ كَانُوا اٰبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ۔ (سورۃ المجادلۃ: 22)

ترجمہ: آپ کسی قوم کو ایسا نہ پائیں گے کہ وہ اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں (اور پھر) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ان سے محبت کرتے ہوں اگرچہ (مخالفت کرنے والے) اُن کے باپ، یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بھائی، یا اُن کے خاندان کے افراد ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں (اللہ نے) ایمان لکھ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ (سورۃ المائدۃ: 57)

ترجمہ: اے ایمان والو! ایسے لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (مراد یہود و نصاریٰ) جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے اور کافروں کو دوست مت بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مؤمن ہو ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۔ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۔ (النساء: 144-145)

اے ایمان والو! مؤمنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لو۔ بلاشبہ منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

51 صلہ رحمی کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (سورۃ الرعد: الایۃ 21)

ترجمہ: اور جو لوگ اُن رشتوں کو جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور حساب کے دن کی برائی سے ڈرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. البخاری: 6138)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر اس کو چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے، اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر اس کو چاہیئے کہ خیر کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

52 جود وسخاء کا ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۔ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۔

(سورۃ الأنفال: 3-4)

ترجمہ: جولوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ سچے مؤمن ہیں۔

عَن عَمَّارِ بنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: الإِنفَاقُ فِي الإِقتَارِ، وَبَذلُ السَّلَامِ لِلعَالَمِ، وَإِنصَافُ النَّاسِ مِن نَفسِهِ۔

(شرح اعتقاد أهل السنة اللالكائی 1698) حسن)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا، تنگ دستی کے وقت خرچ کرنا، ہر ایک کو سلام کرنا، اور لوگوں سے اپنی ذات کے سلسلہ میں انصاف کرنا۔

53 مہمان نوازی کرنا

عَن أَبِي شُرَيحٍ الكَعبِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَليُكرِم ضَيفَهُ جَائِزَتُهُ يَومٌ وَلَيلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَن يَثوِيَ عِندَهُ حَتَّى يُحرِجَهُ۔

(البخاری:6135)

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کا حقِ انعام واکرام ایک دن ایک رات ہے، اور اس کا حقِ ضیافت تین دن ہے، اس کے بعد اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا صدقہ ہے، اور اس کے لئے (یعنی مہمان کے لئے) جائز نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا قیام کرے کہ میزبان پریشان ہو جائے۔

54 گوشہ نشینی اختیار کرنا اور شر سے باز رہنا

عَن أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ: أَيُّ المُؤمِنِينَ أَكمَلُ إِيمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ يَعبُدُ اللهَ فِي شِعبٍ مِنَ

الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ. (أبو داود 2485) صحيح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دریافت کیا گیا : مؤمنین میں کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے، اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں (یعنی کسی کو اس کی ذات سے تکلیف نہ پہنچے)۔

55 زہد اور سادہ زندگی اختیار کرنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَ عَوفَ بنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: كَيفَ أَصبَحتَ يَا عَوفَ بنَ مَالِكٍ؟، قَالَ: أَصبَحتُ مُؤمِنًا حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ قَولٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ؟، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَمْ أَظلِف نَفسِي عَنِ الدُّنيَا، أَسهَرتُ لَيلِي وَأَظمَأتُ هَوَاجِرِي وَكَأَنِّي أَنظُرُ إِلَى عَرشِ رَبِّي، وَكَأَنِّي أَنظُرُ إِلَى أَهلِ الجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي أَنظُرُ إِلَى أَهلِ النَّارِ يَتَضَاغَونَ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَرَفتَ وَآمَنتَ فَالزَمْ۔ (مصنف ابن ابی شیبة (30414)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عوف بن مالک! کس حال میں تم نے صبح کی؟ فرمایا: مؤمن ہونے کی حالت میں صبح کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہاری اس بات کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا: میں نے اپنی ذات کو دنیا سے الگ کرلیا ہے، رات کو شب گزاری کرتا ہوں اور دن کو روزے رکھتا ہوں، میرا حال یہ ہوگیا ہے کہ گویا میں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں، گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت، جنت میں آپس میں ملاقاتیں کررہے ہیں، اور گویا میں اہل جہنم کو دیکھ رہا ہوں کہ چیخ وپکار کررہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہچان گئے، اور تم ایمان لائے پس اس پر جمے رہو ۔ معجم الکبیر: 3367 میں بھی یہ روایت مذکور ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ أَصحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَومًا عِندَهُ الدُّنيَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا تَسمَعُونَ؟ أَلَا تَسمَعُونَ؟ إِنَّ البَذَاذَةَ مِنَ الإِيمَانِ، إِنَّ البَذَاذَةَ مِنَ الإِيمَانِ. يَعنِي التَّقَحُّلَ. (أبو داود: 4161) حسن.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دنیا کا ذکر کررہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ کیا تم سن رہے ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

عَن أَبِي أُمَامَةَ الحَارِثِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: البَذَاذَةُ مِنَ الإِيمَانِ، قَالَ البَذَاذَةُ: القَشَافَةُ، يَعنِي التَّقَشُّفَ. (ابن ماجه: 4118)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

56 مردوں کے لئے ریشم اور سونے کا استعمال نہ کرنا

عَن أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَلَا يَلبَس حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا (أحمد: 22603) صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ ریشم نہ پہنے اور سونے کا استعمال نہ کرے۔

عَن أَبِي مُوسَى الأَشعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَلَالٌ لِإِنَاثِ أُمَّتِي، حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِهَا۔

(شرح مشكل الآثار للطحاوي: :4823).

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم اور سونا میری امت کی خواتین کے لئے حلال ہے اور اس امت کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

57 ایسے دستر خوانوں سے دور رہنا جن پر شراب کا دور چلتا ہو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (سورۃ المائدۃ:90)

ترجمہ: اے ایمان والو! بلاشبہ شراب، جوا، انصاب اور ازلام ناپاک کام اور اعمالِ شیطان میں سے ہیں، پس ان سے بچتے رہنا تاکہ فلاح پاؤ۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ ۔ (المستدرك (7779)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ ۔ (الدارمی:2092)

58 حدود کا نفاذ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔ (سورۃ النور:۲)

ترجمہ: بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے) تو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین (نافذ کرنے) میں ان پر تمہیں ہرگز ترس نہ آئے، اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود رہے۔

59 نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ التوبۃ:٧١)

ترجمہ: اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ۔ (سورۃ آل عمران ١١٠)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لئے بھیجے گئے ہو، بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

60 برائی کو مٹانا

عن أبي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :مَن رَأَىٰ مِنكُم مُنكَرًا فَليُغَيِّرهُ بِيَدِهِ فَإِن لَم يَستَطِع فَبِلِسَانِهِ فَإِن لَم يَستَطِع فَبِقَلبِهِ وَذَٰلِكَ أَضعَفُ الإِيمَانِ. (مسلم: 49).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے تم میں سے کوئی منکر (برائی) دیکھی، اس کو چاہئے کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے دور کردے، پس اگر اس پر وہ قادر نہ ہو تو اپنی زبان سے دور کردے، اس پر بھی اگر قادر نہ ہو تو پھر اپنے دل میں ہی برا سمجھے اور یہ ایمان کا ادنی درجہ ہے۔

61 نظر کی حفاظت

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ

ط إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (سورة النور 30)

ترجمہ: مؤمنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کریں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، ایسا کرنا ان کے لئے پاکیزگی کا سبب ہے، بلاشبہ اللہ تعالی جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں اس سے خوب واقف ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومَةٌ، فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوفِ اللّٰهِ أَثَابَه عَزَّ وَ جَلَّ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ ۔(المستدرك: 7875)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدنظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، پس جس نے بدنظری کو اللہ کے خوف سے چھوڑا، اللہ تعالی اس کو ایسی ایمانی حلاوت عطا فرمائیں گے جس کی لذت قلب میں محسوس کرے گا۔

عن عبدِ اللّٰهِ بن مَسعُودٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ النَّظْرَةَ سَهمٌ من سِهَامِ إِبلِيسَ مَسمُومٌ من تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَبدَلتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حلاوَتَهُ فی قَلبِه۔ (المعجم الكبير: 10362)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: بدنظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، (اللہ تعالی فرماتے ہیں) پس جس نے بدنظری کو میرے خوف سے چھوڑا، میں اس کو ایسی ایمانی حلاوت عطا کروں گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

62 شرمگاہ کی حفاظت

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ ۔إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30 مؤمنون)

ترجمہ: مؤمنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کریں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، ایسا کرنا ان کے لئے پاکیزگی کا سبب ہے، بلاشبہ اللہ تعالی جو کچھ وہ

کرتے ہیں اس سے خوب واقف ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ (البخاری: 2475)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانی جب زنا کے فعل میں مشغول ہوتا ہے تو اس حالت میں وہ مؤمن نہیں ہوتا۔ (والعیاذ باللہ)

زیاد بن مسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ہیں، جس مسلمان کے اندر ان میں سے ایک بھی ہوگی تو اس کے اندر ایمان کا ایک شعبہ ہوگا، پس اگر کسی شخص میں ان میں سے دو خصلتیں پائی جائیں گی تو اس کے اندر ایمان کے دو شعبے ہیں، اور اگر کسی میں یہ تینوں ہوں گی تو وہ سر کے بالوں سے لیکر پیر کے ناخنوں تک ایمان کا پیکر ہوگا، جب بات کرے تو سچ بولے، امانت رکھی جائے تو امانت داری کرے، اور جب معاہدہ کرے تو اس کو پورا کرے۔

63 بحث ومباحثہ اور جھوٹ کا ترک کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَدَعَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَيَدَعَ كَثِيرًا مِنَ الْحَدِيثِ مَخَافَةَ الْكَذِبِ. (ذم الغيبة والنميمة لابن أبي الدنيا حسن)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کے ایمان کی حقیقت اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ بحث ومباحثہ نہ چھوڑے چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو، اور بہت سی باتوں سے محض جھوٹ کے خوف سے بچے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ فِي الْمُزَاحَةِ وَيَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا۔ (أحمد: 8416)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے، اور بحث ومباحثہ کو ترک نہ کردے خواہ وہ سچا ہی ہو۔

عن عَبد الله بن جَرَادٍ،قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرداءِ رضی اللہ عنہ يَا رَسُولَ اللهِ، هَل يَكذِبُ المُؤمِنُ ؟ قَالَ ﷺ: لَا يُؤمِنُ بِالله وَلا بِاليَومِ الآخِرِ مَن حَدَّثَ فَكَذَبَ۔ (الصمت وآداب اللسان لابن أبي الدنيا :476)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا جو بات کرنے میں جھوٹ بولتا ہو ۔

64 اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے نفرت

عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ أَن يَكُونَ الله وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَن يُحِبَّ المَرءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لله وَأَن يَكرَهَ أَن يَعُودَ فِي الكُفرِ كَمَا يَكرَهُ أَن يُقذَفَ فِي النَّارِ۔ (البخاری:16)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ اپنے اندر ایمان کی حلاوت پائے گا، یہ کہ اس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہر چیز کی محبت سے بڑھ کر ہو، دوسرے یہ کہ کسی سے وہ محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے وہ محبت ہو، تیسری بات یہ کہ کفر میں پلٹنا اس کو ایسا ناگوار ہو جس طرح اس کو آگ میں ڈالے جانے سے نفرت ہے۔

عَن أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَن رَسُولِ الله ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَن أَحَبَّ لِلهِ وَأَبغَضَ لِلهِ وَأَعطَى لِلهِ وَمَنَعَ للهِ فَقَد استَكمَلَ الإِيمَان. (أبو داود: 4681) صحيح۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے ہی نفرت کی، اور اللہ کے لئے دیا ،اور اللہ کے لئے ہی منع کیا تو اُس نے ایمان مکمل کیا۔

عَن عَمرِو بنِ الجَمُوحِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِقُّ العَبدُ حَقَّ صَرِيحِ الإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لله تَعَالَى وَيُبغِضَ لله۔ (أحمد:15121)

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو صریح ایمان اس وقت تک نصیب نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے محبت نہ کرے اور اللہ کے لئے نفرت نہ کرے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِندَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَوسَطَ عُرَى الإِيمَانِ أَن تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبغِضَ فِي اللهِ. (أحمد:18053)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط بنیاد یہ ہے کہ تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے نفرت کرو۔

اخلاقیات

65 غیرت مندی

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَغَارُ وَإِنَّ المُؤمِنَ يَغَارُ وَغَيرَةُ اللهِ أَن يَأتِيَ المُؤمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيهِ۔ (مسلم: 2761).

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالی غیرت فرماتے ہیں، اور مؤمن غیرت کرتا ہے، اور اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ کوئی مؤمن بندہ وہ کام کرے جو اس پر حرام ہے۔

عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الغَيرَةُ مِنَ الإِيمَانِ۔

(مسند الشهاب: 154) حسن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیرت مندی ایمان کا حصہ ہے۔

66 حیاء

عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللهِ عَن أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِن الأَنصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعهُ فَإِنَّ الحَيَاءَ مِن الإِيمَانِ. (البخاری 24).

سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایک انصاری کے پاس سے ہوا، یہ اپنے بھائی کو حیاء کے سلسلہ میں ملامت کررہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو ملامت نہ کرو، بلاشبہ حیاء ایمان کا جزء ہے۔

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الإِيمَانُ بِضعٌ وَسَبعُونَ أَو بِضعٌ وَسِتُّونَ شُعبَةً فَأَفضَلُهَا قَولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَن الطَّرِيقِ وَالحَيَاءُ شُعبَةٌ مِن الإِيمَانِ. (مسلم: 35)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شعبے ہیں، ان میں سب سے افضل کلمہ لا الہ الا اللہ ہے، اورادنی شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے، اورحیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

67 عفت و پاکدامنی

عن عَون بن عَبدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِن أَصحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الحَيَاءَ وَالعَفَافَ وَالعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ القَلبِ وَالفِقهَ مِن الإِيمَانِ. (الدارمی: 509 حسن)

حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ حیاء اور پاکدامنی و پارسائی، اورزبان کی سادگی نہ کہ دل کا عجز اورفہمِ دین ایمان کا حصہ ہے۔

68 کشادہ دلی

عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ الله، أَيُّ الإِيمَانِ أَفضَلُ؟ قَالَ:الصَّبرُ وَالسَّمَاحَةُ.(الإيمان لابن أبي شيبة 43.صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا: جس میں صبر اور تحمل اور کشادہ دلی کی صفت ہو۔

عَن عَمرِو بنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيتُ رَسُولَ الله ﷺ فَقُلتُ يَا رَسُولَ الله:مَن تَبِعَكَ عَلَى هَذَا الأَمرِ؟ قَالَ: حُرٌّ وَعَبدٌ. قُلتُ: مَا الإِسلَامُ؟ قَالَ: طِيبُ الكَلَامِ وَإِطعَامُ الطَّعَامِ. قُلتُ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ:السَّمَاحَةُ وَالصَّبرُ..

(أحمد:18942)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس نے آپ کے اس دین کی اتباع کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام نے، میں نے عرض کیا، اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھی گفتگو کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: کشادہ دلی کا ہونا اور صبر و تحمل سے متصف ہونا۔

69 حسنِ اخلاق

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: أَكمَلُ المُؤمِنِينَ إِيمَانًا أَحسَنُهُم خُلُقًا وَخِيَارُكُم خِيَارُكُم لِنِسَائِهِم خُلُقًا۔

(الترمذی 1162)حسن)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمنین میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں، اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ با اخلاق ہو۔

عن أبي أُمَامَةَ عَنِ النبي ﷺ قال: إِنَّ مِنَ الإِيمَانِ حُسنُ الخُلُقِ وَأَفضَلُكُم

إِيمَانًا أَحسَنُكُم خُلُقًا. (المعجم الكبير: 7756).

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا اخلاق ایمان کا حصہ ہے، اور تم میں سب سے افضل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

70 سچ بولنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۔

(الحجرات 15)

ترجمہ: مؤمنین تو صرف وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر انھوں نے شک نہ کیا، اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا، یہی لوگ سچے ہیں۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۔ (سورة الأحزاب: 24)

ترجمہ: تا کہ اللہ تعالی سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ عطا فرمائیں، اور منافقین کو چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو ان کی توبہ قبول کرلیں، بلا شبہ اللہ تعالی مغفرت فرمانے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں۔

عن زِيَادِ بن مُسلِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ثَلاثٌ أَيُّ مُسلِمٍ كَانَت فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنهُنَّ فَشُعبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ، فَإِن كَانَتِ اثنَتَانِ فَشُعبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ، فَإِن كُنَّ ثَلاثٌ فَقَد أُدمِجَ بِالإِيمَانِ مِن شَعرِ رَأسِهِ إِلَى ظُفرِ قَدَمِهِ: مَن إِذَا قَالَ صَدَقَ، وَإِذَا ائتُمِنَ أَدَّى.. وَإِذَا عَاهَدَ وَفَى ۔

(الإيمان للعدني: 7)

زیاد بن مسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ہیں، جس مسلمان کے اندر ان میں سے ایک بھی ہوگی تو اس کے اندر ایمان کا ایک شعبہ ہوگا، پس اگر

کسی شخص میں ان میں سے دو خصلتیں پائی جائیں گی تو اس کے اندر ایمان کے دو شعبے ہیں، اور اگر کسی میں یہ تینوں ہوں گی تو وہ سر کے بالوں سے لیکر پیر کے ناخنوں تک ایمان کا پیکر ہوگا، جب بات کرے تو سچ بولے، امانت رکھی جائے تو امانت داری کرے، اور جب معاہدہ کرے تو اس کو پورا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ العَبْدُ الإِيمَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يُؤْثِرَ الصِّدْقَ. (مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: 138)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ پورے طور پر ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ (ہر معاملہ میں) سچائی کو اختیار نہ کرے۔

71 زبان کی سادگی و بے تکلفی

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ البَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الحَيَاءُ وَالعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ وَالبَذَاءُ وَالبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔

(المستدرك: 17) صحيح

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الحَيَاءُ وَالعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ۔
(الترمذی: 2027)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء اور زبان کی سادگی ایمان کے دو شعبے ہیں، اور فحش کلامی اور چرب زبانی نفاق کے دو شعبے ہیں۔

72 لغو سے اجتناب

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۔ سورة المؤمنون (1-3)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ایسے مؤمنین فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں، اور لوگ لغو سے اعراض کرتے ہیں۔

73 خیر کی بات کہنا یا خاموش رہنا

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ عَن رَسُولِ الله ﷺ قَالَ: مَن كَانَ يُؤمِنُ بِالله وَاليَومِ الآخِرِ فَليَقُل خَيرًا أَو لِيَصمُت وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِالله وَاليَومِ الآخِرِ فَليُكرِم جَارَهُ وَمَن كَانَ يُؤمِنُ بِالله وَاليَومِ الآخِرِ فَليُكرِم ضَيفَهُ۔

(مسلم: 47)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ یا تو خیر کی بات کہے یا پھر خاموش رہے، اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

74 شکر کرنا

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔

(سورۃ إبراهيم: 7)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا، اور اگر تم میری ناشکری کروگے تو بلاشبہ میرا عذاب نہایت سخت ہے۔

عَن صُهَيبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: عَجَبًا لِأَمرِ المُؤمِنِ إِنَّ أَمرَهُ كُلَّهُ خَيرٌ وَلَيسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلمُؤمِنِ إِن أَصَابَتهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيرًا لَهُ وَإِن أَصَابَتهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيرًا لَهُ۔ (مسلم: 2999)

مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اگر اس کو خوش حالی ملتی ہے تو شکر کرتا ہے، اور یہ اس کے

لئے خیر ہے، اور اگر اس کو تنگی پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے، اور یہ اس کے لئے خیر ہے۔

عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الإيمانُ نِصفَانِ: فَنِصفٌ فِي الصَّبرِ، وَنِصفٌ فِي الشُّكرِ۔ (البیهقی فی الشعب:9715)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے دو حصہ ہیں، آدھا صبر میں ہے اور آدھا شکر میں ہے۔

75 صبر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (سورۃ البقرۃ: 177)

ترجمہ: اور سختی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے، یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں، اور یہی وہ لوگ ہیں جو متقین و پرہیزگار ہیں۔

عَن عَبدِ الله، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: الصَّبرُ نِصفُ الإِيمَانِ، وَاليَقِينُ الإِيمَانُ كُلُّهُ. (معجم ابن الاعرابی 592) مسند الشهاب (158) حسن.

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر آدھا ایمان ہے اور یقین سارا ایمان ہے۔

عَن عَمرِو بنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَيتُ رَسُولَ الله ﷺ فَقُلتُ يَا رَسُولَ الله: مَن تَبِعَكَ عَلَى هَذَا الأَمرِ؟ قَالَ: حُرٌّ وَعَبدٌ. قُلتُ: مَا الإِسلَامُ؟ قَالَ: طِيبُ الكَلَامِ وَإِطعَامُ الطَّعَامِ. قُلتُ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: السَّمَاحَةُ وَالصَّبرُ۔ (أحمد:18942)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دین پر آپ کی کس نے پیروی کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام نے، میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟

فرمایا: خوش کلامی، کھانا کھلانا، میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: سماحت (یعنی کشادہ قلبی) اور صبر۔

76 نیکی سے خوش، اور برائی سے غم زدہ ہونا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: فَمَا الإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ.

(أحمد: 22512 وابن حبان 176 صحيح.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی کر کے تمہیں خوشی حاصل ہو، اور برائی سے تمہیں رنج ہوتو تم مؤمن ہو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ فرمایا: جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹک جائے تو اس کو چھوڑ دو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ وفيه مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ.۔ (الترمذی: 2165)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمرؓ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیا جس میں فرمایا: ایسا شخص مؤمن ہے جس کو نیکی سے مسرت وخوشی ہوتی ہو اور برائی سے رنج ہوتا ہو۔

77 زندگی میں تقوی اختیار کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔ (سورة المائدة: 57)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم سے پہلے جن لوگوں کو کتابیں دی گئیں (مراد یہود ونصاری) اور کافروں کو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست مت بناؤ، اور اگر تم مؤمن ہوتو اللہ سے ڈرو

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ (سورۃ اٰل عمران 102)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

78 شریعت کا علم اور دینی فہم کا ہونا

عَن عَونِ بن عَبدِ الله قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِن أَصحَابِ رَسُولِ الله ﷺ-أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قَالَ: إِنَّ الحياء وَالعَفَافَ وَالعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ القَلبِ وَالفِقهَ مِن الإِيمَانِ. (الدارمی:509) حسن)

عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حیا اور پاکدامنی اور زبان کی سادگی نہ کہ دل کی کج روی اور فقہ، ایمان میں سے ہے۔

79 راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: الإِيمَانُ بِضعٌ وَسَبعُونَ أَو بِضعٌ وَسِتُّونَ شُعبَةً فَأَفضَلُهَا قَولُ لَا إِلهَ إِلَّا الله وَأَدنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذىٰ عَن الطَّرِيقِ وَالحَيَاءُ شُعبَةٌ مِن الإِيمَانِ.(مسلم :35).

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں، ان میں افضل شعبہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے، اور ادنی شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے، اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: الإِيمَانُ بِضعٌ وَسَبعُونَ بَابًا أَدنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذىٰ عَن الطَّرِيقِ وَأَرفَعُهَا قَولُ لَا إِلَهَ إِلَّا الله۔

(الترمذی:2614)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر باب ہیں، جن کا ادنی یہ ہے کہ راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے، اور اس کا اعلی درجہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ہے۔

ماخذ ومراجع

#		#	
1	القرآن الكريم	16	الصمت وآداب اللسان لابن أبي الدنيا
2	صحيح البخاري	17	مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا
3	صحيح مسلم	18	السنة لابن أبي عاصم
4	سنن الترمذي	19	مصنّف عبد الرزاق
5	مسند أحمد بن حنبل	20	شعب الإيمان للبيهقي
6	المستدرك على الصحيحين	21	مسند الشهاب
7	سنن ابن ماجة	22	صحيح ابن خزيمة
8	المعجم الكبير للطبراني	23	مسند البزار
9	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	24	مسند الشاميين
10	سنن أبو داود	25	المعجم الأوسط للطبراني.
11	سنن النسائي	26	شرح مشكل الآثار للطحاوي.
12	سنن الدارمي	27	شرح اعتقاد أهل السنة للالكائي.
13	الجامع في الحديث لابن وهب	28	الإبانة الكبرى لابن أبي بطة
14	صحيح ابن حبان	29	ذم الغيبة والنميمة لابن أبي الدنيا
15	الإيمان للعدني	30	الإيمان لابن أبي شيبة.

یا اللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،

حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،

حق کی حفاظت اور اس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور

اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔